

CAEL No. { ۸۹۱۳۳۱ } ACC. No. ۵۱۴۱۴
 AUTHOR ۲۱۳۳۵
 TITLE
 ۱۰۱



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

۱۰۱

بمقام خالق من کما فیضی غلامین و سیمان

قصیده در مناسبت شهریار شهاب الدین حضرت علی کرم الله وجهه



تألیف و تصنیف امیر الامراء عالیجاه چو در می محمد سعید الدین ابن حبیب بن ابی الدین

مضی الطالع و السحاب بدایین طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

سلا

| | |
|---|--|
| <p>هوشمین آدل مد هوشمین نونه دوریدان سکی هیه فسد هیه نرم علم مهر کارنگ یه عیسی قانی کونی شاخ هکی کاشان نه کیدین گت بار ظاهر ی بطرس سکی هیه سیک کباب وه مطلب سکا هکی هیه مد او ایش سبعه سیکار هیه اسطرح پریشان</p> | <p>سم قاتل سولیا اب یه مینای شمع خورشید هکی کونی گانی آو ماه کانور هکی یون سکی عیسی پهل کونی کو سار فکری هیه پر یون گر خج مهر حریت هیه نونه جان سیک آینه او شوی هکی یون دی خار سیک جیسی تو یون ساف کیدین هیه</p> |
|---|--|

صندلی رنگا باغ کی فنی پوچھو
 زہرہ و قصہ غنا کہنی کی پائین بین
 اسکی ہاتھو سوسینگ ہو اختصار
 اسکی ہاتھو سوسینگ ہو اختصار
 سینہ صفا مرسو کیا ہو داعی
 چاکل شل فلم اس سے خوشی ہو
 زعفر کر کرہ او سکویہ بنادی فورا
 کیا عجیبے راگر شیر سحر ہو جا
 اگر آدم کا یہ توانا نخل راحت
 اسنی پائل کو نظر نہ چیا پانا کام
 اسنی اور پس کل صد چاک کیا شکیب
 اسنی موی کو بڑی بول کنجی ڈالا

ورد و لیس سوسو چوس کو اسنی شیک
 اسکی گردش سے ہی چکر مین ہو راج
 نا ابد اوس سے ہو ویکی سیاہی
 اوسکو بولو اسطرح کہتے ہیں حلا و فلک
 رخشہ و لرزہ ہو شمس کو اسنی شیک
 خطا تھیر مین کیا اوس سے جلا و فلک
 نکلے دنیا میں کسی سے ت اگر شند ہی
 چاکل ان یہ ہر طرح خیر کرنا ہو
 رستی سب سجدہ میں اونکی صفت ہو
 زانیہ و قاسیل کا قصہ غنا یانہا
 اسنی موی فوج کو طوفان اندوہ
 اسنی کی دعویٰ فوج کوئی کمین کام

| | |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| اسکو عالی سعادت آدنی شعل | اسکی بانیید و ملوٹاؤ اسکی اوزرک |
| شعلہ آتش نمرود عین اس سو ہوئے | اہل خلت کو کلچو نکو تو کم و مرندک |
| قصہ حضرت بلول سو گاہ پین سب | اوسکو نادان یہ کہو اوچر ہو وریک |
| ہر یہ وہ ابلق ایام الہی تو بہ | شہسوار فرخو چہ ہنکند لڑ شہک |
| ہوین ہر اکرم فیض ان بنی اسرائیل | اونہ فرعون مسلط ہو بعد شبکہ |
| اسنو کیا کیا نہ بکا وین یونین | اسنی کی حضرت یعقوب کے چہ چشما |
| حوت کو لطن بین یونین کیا قید سخا | اسکو بیداد کا غلہ ہوتا ہی تک |
| اسکو تانوسو سلیمان یون غم ہر یا | کہاگو جیسو سلیمان صا کو دریا |
| خضر کو چپی دغا اسنو کباب حیات | ورنہ وہ بحر حوادث بین تہا تک |
| اسنو جرجین کو یون نار یونین جلوا یا | رونی کو جیو ڈرائی کوئی رکھ کر نجاب |
| اسنو رواؤ کیا عفت میرم کلیم | اسنو بنو انی یو دوئی کیا کیا بکیت |
| شجر عمر کیا اسنو تارہ جو ر | اسنو قتل کر یا میں چہ چہ یک |

آخر اتنا ہی اسی رنگ گوارا نہوا
 دون پرستی کی سی کئی سی کی جو میل
 شکویند سب نقش کن باکی طرح شجائین
 اسکو دوسو ری نہ منظور براہیم کی صو
 نہ تو چو ٹوٹنی محبت نہ بڑھکا جو ادب
 اس کی خیرت جیسی کے لہو دار کی فکر
 پر بلند او کا نصیب کیا کہ ہو حجر عین بند
 رہ تو دنیا میں تو بچی نہیں اس کو ہاتھوں
 اسنو شمعوں جفا سو دھک دورت کے
 جسکو باعث ہو ایاک مانہ ظاہر
 جس کی عالم کو سبسا کرنا ہو کیا
 گوہر ملت بضیا کو ملی جس سے آب

خون یحییٰ کو راہوش نہت مدت تک
 کہ بر خلاق ملک یاریدین چواندک
 اسکو باعث ہو تہ جائہ آذر کی ہڑ
 جو غضب آتش نرود و سماں ک
 ایک دین سی گناہوں میں نہ گن کو چک
 ورنہ کیا جو صلہ کہتو تو ہو دی ہر دیک
 سرہ اس ہو ذی کوچی و پندیشیک
 از پیکری ہر ہر کی اس سے استیک
 کہ جو خورشید و زشائے عیاں تلک
 سنگ اگر چہ چرخ غار میں ہر روز تلک
 دلی اوشت بہ پاکہ میں ہر دیک
 سنگ ہو اور در زندان ان سیکی

عمل سید لڑاکا تھے شیر خدا
 شیر اللہ کو وہ چنسی کے چنگو شکست
 شیر اللہ کو وہ بیچید اللہ لاریب
 یان لکھون بت شاہین یکنی طالع
 تیرا ہر شیرین لایا زمین پر فلک
 قبلہ اہل و رع کعبہ ارباب تقی
 حرم کعبہ اخلاص خداوند کریم
 مرکز کاف کرم سعدان اخلاق و ہم
 جو ہر کان مامت ہمہ اوج فرحت
 جلوہ شمع ہرچی شمع شب تنغنا
 ورق سخا قدرت گل یاس خیریت
 یا علی عارض نورانی در روشن ترا

ابن لحم کو وہ ہاتھوں ہو قتل ملک
 شیر اللہ کو وہ چنسی و باش فلک
 شیر اللہ کو وہ بازو احمد بر شک
 حسین جو مطلع خوشایا بیت جہلک
 تجھے فضل جو بین لکھو سکا تو ہی ہر
 فردین فخر عرب فخر بیشتر ملک
 کعبہ مکہ توحید الہی بر شک
 ابرو و خلق کو خم عین بیت یک
 محل تعمیر کو نکات و بیت کی جہلک
 مہر الفت کو ضیا ماہ عفا کی جہلک
 پنچہ لطف کو نکات کل شفقت کے مہلک
 رونما عجا کو حسین جہلک عفا کو عینک

کوہ تمکین بر ہی صاحب قدر علی
سامنی آنکو تمبیر کی طرح سی ہین گہرا
قد سیدو کو ہوتیری روزنہ پر نور کا شق
پنچہ مہر تریشیر کا پنچہ ہے شہا
حسرو انام خدا ہمت والا تیری
سامنی حوض و اترا حیا لیا پوچھو
ہوتیری عین شجاع کا تصور ہو
اوج یہ پائ کہ لوہہ فلک سی ہیت
تو وہ بحر کرم نظم جو ہوتیری شہنا
ہوتیری فیض قدم شوق طلحہ چرخ
موتیو کامری آنکھ نہو جو شب بربا
چونک کر لولا تر بند کی کہ ہو در یتیم

عشر فلک عالم فرست کیے فلک
شاہ و سلاطین ملک خان دیو ازوبک
شمع ثبت کو ہوتیری روانہ تیر روح ملک
پشکو فیل شب غم تو یہ پیکر مستک
نعمت خوان علی یمن ہے مانند ملک
در قوبہ پہ پیرین دست سبود و دستک
لاکھ دین آنکھ نہ اک طفل سی جاسکین
پنچہ کر تو تیرین دست سبود یا تو ملک
بشیر کا ایک بات جن جو بحر عرضی ابلی
گر تر عزو کر کی مخلصین جو فتنہ شکست
یا دوزخ میں در و گئی آنکھ نہ چک
طفل کو شک کا پنچہ شرکان تہسک

| | |
|--|--|
| <p>لبت هرگاه جاده سحر بر تو عیان باشد شمع اضمایر و دگر جو آه و زنجیر اسب که مطلع بر روز قیامت که نه توانی بیدار و نه سعادتی نیک</p> | <p>شیر و جاده و رخ شام و شری کوکب عیان یافت بر تو کسین کی با چشم نیک که نه توانی بیدار و نه سعادتی نیک</p> |
|--|--|

مطلع

| | |
|---|--|
| <p>بانه که یون قلعه شیر تر از اجاس تهرک ویکت ویکت و خشت کور و زهر و سحر که به بین هر نبوت کی صفا تجسم یون ذکر کوشش جگر لهرای تنگای تیری فیض ساقی که ز ناز و بینا و غوغای سرفراز و غلام و غنیمت و کل حلقه کلو غنیمت ترا علی بن شاه و دما توجدی قطره شبنم که صفا کور سر کی</p> | <p>ید قدرت بیندین کار و دواعی و نیک و سحر و زهر و یون و ناطق جاد و تهرک جسطح جوت بر یون و ناطق کور و نیک کوشش و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق طفل غنیمت و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق و ناطق</p> |
|---|--|

جو تیرے ساتھ ہو پاؤں نہ تھا چھوٹا
 رنج کے ساتھ تیرے دل کا اتنی جو خیال
 کیسے تلواریں غصہ میں ہاتھ کو سمند
 ہو دغا تیری بغیر جو بابت شہی
 کہا گو طرح نہ بشاش ہو غم و ازل
 مینہ کو قطرہ ہو جو نخل ہو یوں چشام
 قلم کو مٹی مندر ہر روضہ شفاف مین
 چتر شاہی ہو ترا سارہ افضال خدا
 ہو صیغہ شہزادی کا تیار غلاف
 کیونکہ اعدا کا تیرے خرمین تھی جلیبا
 صرف ماہی تین غصہ ہو برس پڑتا ہے
 کیونکہ محشر میں ہر دوزخ و حرارت کا فور

یا علی انت مع اللہ و اللہ معک
 شیریں کھلیں تیرے دل تو سنگینا چھک
 پر یہ بادل کی گرج ہو جو بجلی کی
 نافہ مشک ہو برہ جائیداد میں مشک
 ماسیدہ پتھر تیرے سر عریض شک
 کہا جو سطح کے چپ کہن کو دیک
 صاف ہوا ندھی ورق ہو زریا دیک
 ہو جو تیرے سر پاکی کو شہسپاں ملک
 رشتہ تیرا جان لیو کی بیکری چھک
 برق خاطر ہو تو اتنی دھوم ہو
 ہبہ تیرے گورے کا کہ بادل کی گرج
 عطر اٹکے اجاں ایک ٹنڈ ہو

ہین جوار باب بصراونکی نظیر میں تمام
 جو بلا آئی وہ معدوم جہانسی ہو جا
 تیری ہیکل اودن ابرہین مجھ غریو
 دیکھتا ہے نظر آتا نہیں اسیر انظیر
 جلوہ گر ہونے تیر افیض جو مثل غریب
 صف جنگاہ میں تو ہو جو سوار دل دل
 جامہ زیبی تر شاہا جو چن میں دیکھی
 کیون فرمائی نہی لہک لہی تجھے
 خانہ کعبہ میں پیدائش والا جو ہوئی
 شبِ حیرت میں خدا تو فی نبی کی جان
 اہل لاتی تیری ایشاکو خا پر شاہد
 لکھی مقدار زر گل کی چہی اذن حضور

دیکھو نعمات کرم کو تیری کیا کوئی کر
 اسم سامحی تمہاری جو کوئی دستگیر
 تو پین چہتی ہیں سلاخی کا ہی شریک
 مہر و مہر کی فلک پر لگا کر عینک
 زہری روی قمر کی شب کی کالک
 ساتھ دی ابلق ایام تو جاوہرین
 جوش فرحت قبائی گل تر جاسک
 تم حقیقت ہو کیجاں فوق الثب
 معنی بہت خدا ہو کوئی پیدائشیک
 ابتخار مرضات احدی میں پادشک
 جسکو قرآن میں شیک ہو اور میں شیک
 لالہ باغ جہاں کا ہی غلط ہو چاک

به گشتی ہی او زمین پتی ہو مقابل جنگ
 این میان در دم داغ مرده فغان ہی
 عمل حبستری ای شبه دلا گوهر
 تیر و بختی کو بلا کیون اشار دین بی
 و یکیدین نیکی اگر غافل و مست دلا
 لا که وطن سی رخ تابا کیو شایع سرش
 اپکا در زمین سن بیان چنیالی
 زیور و کی موفی کا بنای رضوان
 میشتی تلوار سی ہی وار لکای تو اگر
 جو تری عشق یمن پی وی شیار
 تیری انگری جو کتا یا به ده پانا مزه
 آپی دو لک لطف احدی پائی ہی

ایک پیر کو تری ایک سی لکیر نالاک
 سکھ جارجی سما سوتر المی تابسمک
 مهر تابان کو ہی حبت بدلو کو سک
 ہی وہ فیل سیہ و بروی خدار کجک
 نشی ہو جانین برن تب کبا کو کمر
 عین بازیدین سیف کو هزار و گانک
 قید یوسف ہی سمری شمل عمل کی قید
 صرف روضہ کی سپید عین ہو و آک
 دهن خم عدد دین ہو شک جانی شک
 ہی ہی شکدہ بادہ غفلت کی شک
 حسن خا حسینا کا ہی کمانچینک
 این کدا اپکو شایان کیان بابک

میری دولت از سوزن بادل سیدار
 مهر و کیجی تر از نقش قدم کبیرین آ
 سبقت کی بدین آید بهر کجاست
 مهر بدین تو فرود پاره کیا بهر شک
 تو نهوا تو کوئی اور نه تسک گفتی
 آپ کجاست کی نهوی قداری
 تیری توار سو قائم و بنای اسلام
 به تو می الد سبطین رسول و سرا
 صحنه مالک کوثر یعنی جان خدا
 خسرو اتو فی جوی طاعه پادشاه رسول
 نیر از گفتی چون سر جوی پاکرام
 و یا این تری در اگر کفاح کاسب

خواب بین زمین و کین تری آنکه چون
 دست شب کرنی لگو طاف سخی خنک
 قافیه حکم نوین و فیض شک
 یا علی تو ہی مانی مین هر چه شک
 تو حق قبول خدا خوشی بهر شک
 آپ پیدا ہو کیس کبر اندر شک
 دینا سی تری نیم کجا بهر شک
 تیر فرزند بنی زنده بهر شک
 حکم احمد سو خوشی کجا بهر شک
 تیری خاطر می صحران بهر شک
 بغل کو بنی دامن مادر شک
 آئینه داری تری فرسکند بهر شک

طے ہوں کہ طرح نہ انسان کے قضایا
 دیکھ سکا جو وہ عرق انگین تیرا
 تیری جیت میں شرف سب کو جو خدا
 تو فرما جیت لیا عرق خدق میں
 توڑ کر ہاتھ تو یہ کیا شک کو
 او تر خند سے جو فوج تو کہتی ہو ملک
 علم فوج خدا تجھ کو دیا نام خدا
 تجھ کو اندوہی کی تھی اطاعت عرض
 گر کہہ کوئی کہ ہوتا نہیں اگر کو عذاب
 کیوں ہر اہو نہ یہ خطہ غم تجھ سے
 دیکھ کر ہوتا انسان کا نہ ہر پانی
 دونوں عالم میں علمدار پیغمبر تو ہی

ہے تو ہی قاضی و شہید اگر نہ شک
 عرق شرم میں گل ہو دین میں
 سلسلہ سکا لا تجھ سے بد شک
 تجھ ہی جا کر جو غم بد شک
 لو ہاٹا ہے تر اقلہ غم بد شک
 قلہ کیا آپ کی ہاڑی شک شک
 دوست کہتا تھا تجھ کو ایسے بد شک
 او سکھو مرنے والے غم ہی بد شک
 رہن گو سے کہدوں میں مکہ بد شک
 سبز حیرت سے کہیں غم بد شک
 شیر کی زبان سے کہہ کر بد شک
 بچھو لو بچھو کہ اشفاق غم بد شک

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| تیر اندیشان کرم و زخف میں ہی محیط | قطرہ جو گرتا ہی ہو جاتا ہی ہو ہر شیک |
| کیا ہی نایاب غزل لکھی ہی اسے سچید | موند میں بہرہ یونگی حیدر کو ہر شیک |
| تو طس سچ خدا وادور راخو جبک | پیش تکمیل قصیدہ کا ہر سیدان شیک |
| اوج یہ پاکہ لے پیغلک بھیت | پہونچ کر ٹوٹنی میں دست سہو یا تلک |
| روح ہی فیض ترا جسم ساگی لئی | لال ہن گل تری گلزار کمر سہر سب |
| پہلو ہی ختم رسد ارامارہ تیرا | دوش احمد تری اجلاس کے اعلیٰ کو |
| بعد تعظیم جناب نبوی لازم ہے | تیری حکیم فی پیر و جوان کو دک |
| استفادہ جو ہی اس طبع نہور ہی آئے | ڈھونڈی مانی میں کافر و سحر ماک |
| سایہ لطف رسول عربی تیرا الحاف | دامن شاہ رسالت تیری خاطر کو |
| صاحب تاج و تاج خورشید میں تیرے | تیرا دنیا میں ہر ایک شخص ہی جھک |
| نور دانستہ زیر ہی خشی تو ہے | تو ہی دارین میں حضرت کا بر و شیک |
| تجسس تو دولت ایمان بانی کو ملے | کیا تیری گئی شان ایمان کیا بک |

تو ہی ہمنام خداوند احسانم خدا
 کہیں بارون سے بڑھ کر تیری صحابہ شہید
 تجھے یہ دولت ایمان زمانا کو ملی
 طرح تیر کوئی مداح کو دوسری پہچھے
 اہل دنیا کی ثنا اور صفت ہی تیری اور
 میرا کیا موزنہ میری کیا طبع سے کیا تعمیر
 قہر ہی تیری فضائل کا جو منکر ہو کوئی
 عبد چمن وہ نہیں خاص ہو عبد الشیطان
 عاقراً تو صالح ایسی شاہد بہا شقی
 ہمو وہ دین پر پاؤہ غریب الوطنی
 پوچھا پند رہو کج حضرت زید فرزندو
 کہما شبیر ز قسط پند رہو زنی گذر

نام تو میرے جو رہا ماندو کو ہوتی کجی
 ریزہ چین کون م کی تری آل برک
 شیری کیا اگر پیشان کیا وین بابک
 بوز نہ کو نہیں سلو م خواص اور
 نشہ بادہ کو ترنین بہرنگ مدک
 تیرا تو خدا ہی تری مداح ملک
 جو غضب تجھ پر حکم کری کوئی مردک
 جسنی اسطرح سے بر باد کیا حق نمک
 بلکہ اوس سے نبی یادہ ستم آرا مردک
 ہائی ایام مبارک میں یہ بیدار فلک
 آج سے ہی کہی روزی گئی آج تلک
 بولو شبیر کہ میں پند رہو تا ہی تک

شبہ فرمایا کہ جس قسم میری مدح
 الخراکیسی ہے ماقہ تجھ حضرت کلمات
 اوسید ان نام میں لکھا ہے کہ ابن مسلم
 ایک چہ بین نظر آتی وہاں اوسکو قسام
 ابن مسلم فرمایا اوسکو سپاہیم و صلت
 دیکھ کر بخود و واقفہ و شیدا اوسکو
 ابن مسلم فرمایا کہ ماہر کی تعداد وہ کیا
 ایک و چھ کو نیز ایک ہی درکار غلام
 یعنی کہ قتل علی ابن ابیطالب کو
 اونکو مانتو نفسی ہو قتل میری عہد پر
 تینوں بان تو کو کیا شہر بکان قبول
 ایک و اتنا داماد قسام ایک شیب

استغاثہ پہرہ و دیوان تھا اونکو
 روزہ شیرینی کے کمر کو تو تھے
 شیریں طرف میں ایک عین چہرہ
 شہبازی فرمایا کہ میں عین غافل
 تھا چو کہ کمریہ اوڑھا دیا وہ دوست
 ہائی اوش سبکی اوڑھی اندھیر ہوا
 رات بہر جاگتی ہی جاگتی گذری شہ کو
 دیکھ کر حیرت کہ کہتی تھی ہی ات بھی
 پونہ پانچ گھنٹہ بیا نہیں آگئے تھے
 بول حضرت کہ سن ہی بنت بول غلڑا
 کہی کیا نہوا پر میری خاطر کو ہر سہا
 اگر غرض کہی یہ باتیں چلی سوی مسجد

غنیمت کہ کوئی ان آپس ہی شہد
 اور نہ ہی انہیں ہی شہد کا شہد
 ایک عین اسنی غنیمت کا سائیدہ کا
 شیریں بہر حساب نہ ہو دینک
 واسطی روزہ کشاکی رہا صرف
 کہ بھی جاتی تھی جو کبھی شہد فلک
 کہہ رہی تھی کہ بھی یہ اوڑھ کر تھک
 دیکھتی ہو گا عین صبح کا ناہر تک
 مضطرب کیوں ہو گئی نہ ہلک ہو چو
 میں شہد عین ہوں لڑا تھک
 جیسی اس تھک شہد کی گزرتھک
 غل چا لگو موجود تھی کہ ہر تھک

کہ ازین ہی کہ یہ لوح کری حیدرین
 مسجد کو فہمین بھی جو جکار سبکو
 گوشا گھر تاکہ جسمین لگی وہ آواز
 انس و جن کو لگے جل و غلی شانہ
 سراقہ سن شقی فی وہ لگائی تلوار
 نفل کا سجدہ اول تاکہ خالی کیا وار
 عمومی تنیم جو جہاں شکاوت جانگاہ
 راوی کہتا ہی ہزار خم نمودار ہوا
 آپ فی ہونہ کہ افرت بر لب الکعبہ
 راز را گیا مسجد ستونوں کو حکم
 کہما جبریل فی چلا کے الا قتل
 سبب و مرد کہو نسی کل ای باہر

اب و انکی خبر لگی ہی ہاں نہ ہم شیک
 ای گلہ ستہ یہ کچھ کی دیتی ہو
 کون چو نکا نہیں ان بنانک دینے
 صلوات عرشین بنی لگو چلاں ملک
 سم قائل بن بھی تھی ہی ہاں ہر ملک
 دوسری خبر کہ چو ہر ہر ہر ملک
 لگی دوسری ہر ہر ملک کو ملک
 مفرق چاک سی پیشانی نورانی
 خون جاری ہوا بند ہوئی آہ پاک
 تہترانی لگو تا دینیں ہر ملک
 کہ لگی شوری جی جی ہی ہی ملک
 بیتا تاکہ کوئی سرور کوئی ہوا تاکہ

جب نماز میں کھڑے ہو تو فوراً
 کوئی کتابھی کہ داما دینی کو مارا
 کوئی کتابھی جو اندھم امامت کا ستون
 کوئی کتابھی اوٹھی رونق دین دنیا سے
 کوئی کتابھی ہوا آج زمانہ تاریک
 سکو یہ بات کو بسا ختمہ دورِ حسین
 بانی وہ دین پر پایہ ہم پر پوری
 بانی وہ صبر مصیبت میں شب غم کا سالن
 بانی وہ سوزِ زمانہ گویہ آلامِ عیان
 ہا کو دیکھتا ہے دیکھتا کہ غشِ حضرت
 الوہیہ شہر والا کو کٹر کرتا ہے
 عین حجاب میں کہ خون کار پہ نہ آتا

بہاؤ نسبی کہنا خواب اور ہوا ایک
 کوئی کتابھی ہو تو قتلِ شہین ملک
 کوئی کتابھی کہ مار گئی توحیدِ بیشک
 کوئی کتابھی گئی غنچہ ایمان کی مہک
 کوئی کتابھی گئی نیر تقویٰ کی چمک
 ہاتھ نسبی خاک گریبان کو دامن تک
 بانی وہ سینہ عین نو نیک کلچر کی دھڑک
 بانی تاریک وہ گلستانِ آج کا لہجہ
 بانی وہ اخگر اندوہ کی نظرِ غائب
 جمع ہیں سارے نمازیں غلط اور بیک
 اوڑھا جاتا نہیں کہ سکتے نہیں باؤں تک
 کشتیِ نوح کی صورت پر شہرِ بیک

| | |
|---|---|
| <p> ابو حبیبه کو کہا تو نہ اوڑھا شہ کو سرک کہا شہسور امانت کرو دنیا بیشک دو نوں فرزند کی آٹھ نوں سر و شک کہاں تھا او سکونہ اقل کر جو دیکر اب کوئی تھیں آتا ہو ہوا وہ سرک مشکین باندہ جو تھا واپس ہاتھ پرک کیا نہ پونجی و سری کوئی نہایت شک یا تجھ میری ہدایت میں آسید شک روح کہ برقی جو دم کا خاکھا شک اسکو کہلاو ایو جو میر لہو جاو شک کیونکہ ہرچو اگائی مجھ ضربت یک یعنی چاہا ایسی رک نہ پونچا شک </p> | <p> جہت دیگہ احسن مال فی احوال پر پہرچو کو ہست کہ ہو خوشی نہ حاصل یشویش جو صاف اول میں پی ہاؤ نماز پوچھا یہ دست در آ رہوئی کس سو با با کیا ارشاد ہے س نکر و نور نظر اتنی تیر کیا کیا تیر چہ چہ باو کو پوچھا خست فی حق تو کیا لیر نہ تو یا براتہا میں امام او سکا جو و تو پھر خست یہ ہوا حکم کہ کو لو مشکین یہ تمہارا جو میر اسکا قصہ کہنا میں جو مر جاؤں تو کھنڈ یہ ہاؤ کو اختیار سکا جو جو ہو امین جان </p> |
|---|---|

کہتی تھی وہ کہ غشی ہوئی طاری ہوئی
 بیڈیان ورتی تھی چن شربا پرتا گھرتی
 دن چر یا جتنا ہوا زہ کا اوتنا چلے
 دو نون فرزند و نئے نعلان بولا گھر
 دیکھتی تھی اہوئی تغیر یہ حالت اسکی
 ہوا لکھو ارجہائی تھی ستم قائل میں
 نہیں بعد اسکو پیا اپنی اک کافہ شہیر
 ورو میں وہ قیامت کا ہوا تھا پیدا
 ساری اونیسیویں ان بیسیویں بیسیویں
 کہیت کہتی زندگی نہت کلام
 کہی اصحاب گرامی کو مخلص کرنا
 باجھدیکہ ہویدا ہوئی اکیسیویں

رکھو کھلی میں سپر لیکھو دروازہ تک
 چوڑو چوڑو سپر ہو چو جان تک
 وہوب کی طرح کیا جسم مبارک میں
 کہا جرح بھی تو حال کوسن شکر کو تک
 جان ہونہ لگا روز لگا کر کو تک
 شکر بچہ کی نہن شاہ باب کی تک
 اور کہا آخری یہ رن مرا تھا تو شک
 جس قدر باند تھی تو اور زیادہ تھی د
 یوں میں بیتاب ہوا شہر میں ملک
 کہ نظر سو زمین کا نظر سو فلک
 کہ ہنولات کو پانچ اونیسیویں
 شہر بہت کی لگای ہوئی ہونہ پر کا

کہو مگر دیدہ حق میں کو پکارو شریفین
ہاتھ بجاو نہ دین اوپر اوٹھا تو مجھے
کلمہ پڑھ کے سدا جو خوش آمد برینا
دیکھ کر جن جن نے کہا انا اللہ
بعد تجھیں خازنہ بر روان ہو نیلگا
پاؤنتی اور سر کا تھی جناب نہیں
سیا کو مد فون کیا سچب اشرفین
کیونکہ فرمایا تھی حضرت فرمود یہ سچو
یہ بھی باعث ہو کہ مدوم تھی شریف
الفرخین پارکے دفنا کو بکری نہایت
چہ تو افسردہ کو خوش چاہتا ہو
نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں

لاؤ شریفین پیغمبر تو ہر اہل ملک
جب اٹھایا تو سچات پڑھی تہا
سار میں دنیا ہی تار کی مٹی قلیات
ہوش شیر کو آیانہ بہت مدت تک
طیر سب کر نیلو تخت سلیمان کا شک
ساتھ فرزند کو چاک لریاں یک
قبل اس کو کہنے انہو خوش فلک
کہ یہ قہر کا تھا نہا شبک
عز مند و تارکات با امانت ہارون
با شہنخ عیبت نہ بان اندک
کونسی آستانہ ہا کر تاجو با سوچی
تو آواز کا ہے جو کہی اس فلک

خاتم ایامی است که در این عالم
ای خداوند جهان بهر حال مری
بدر شمشیر لولا که در این عالم
خسرو و خیرین در این عالم
هول برین است که در این عالم
بویان الارض و این بویان الارض
پیار و صبا و این بویان الارض
سخر و دولت و این بویان الارض
دین تیر و است و این بویان الارض
جنگ شام و این بویان الارض
نام و دشمن و این بویان الارض
خسرو و خیرین و این بویان الارض

پرو عمارت تو که در این عالم
ای خدا بهر حال که در این عالم
زبان مرد و پسر و خرد و پسر و خاک
بازار که در این عالم
قبر که در این عالم
میر که در این عالم
هر و است و این بویان الارض
فقر که در این عالم
جنگ که در این عالم
سخر و خلق و این بویان الارض
جنگ که در این عالم
افکار که در این عالم

قلب جاکب شکین جگر کور است
جیتک خضر کو و راه غای تو فیض
سرو چینی و سوسو بسکول شمشاد
نفس باطل کی طرح شمع و لاله است
خاتمین فاشن و پرده نه بخون کاهی
طائر شوش علی و کوشه نه نصیب
طبع طامع کی طرح زخم دل او سگانه
دل شمعین و لاله و نیت مخالف هوا
جگر اعدا کو و چون صد چاک دل و دامن
ایک روز دین من من و عدو کو دست
و دیده اهل و الا و ایله ای نور ایمان
گر معشوقی کر و چنگی بهر و بسیا که

جب تک کہ میں میں جو کچھ سخن بیان کرتے
 اُسے اچھے مختار میں ممتاز رہوں
 روزی و شبہ نہایتیں کہی اعلیٰ علی
 سب عین میں ہی قبول ہو جس قدر کا
 شکر جو ختم ہوا آج قصیدہ میرا
 پچھری احوال کا اظہار احباب ضرور
 شاعری میری ہی باعث اعزاز ہے
 یہی باعث ہے کہ ہوتی جو رقم نہ دے
 کر غامی کو ہی یا اسکو تعالیٰ جانے
 اوس زمین میں کہ ہو سودا کا قصیدہ
 وہ قوافی کہ جو تنخواج نظم سودا
 بعض شجرہ نو قافیوں کو بہت یہ سب

مجھ کو توفیق شہداء شہدین ہو بیشک
 آل انصار صحابہ کی کر و روح
 تاؤں روزہ جو منع ہوا اوسم
 انبیاء جن میں ہیں پس خیر اور یک
 اسکو قبول کریں یا شرح و ملک
 یہ نہ سمجھیں کہ تعلیٰ ہوں کرتا ایک
 ہوں مگر غت ہی جو تھا خبر بیشک
 کرو میں حضرت جبریل امین کی
 دیکھ لے غور ہو اشعار قصیدہ ایک
 فکر احکام شعی و فرہین کی ایک
 میری حتیٰ میں اب اللہ بخشے ایک
 بابک برکات ملک چک نہ یا کہ نہ

بیشتر قافعی سودا کو کئی عدا ترک
 ماوراء السیمر ہو تو تین سو پورے شمار
 یعنی اونیسویں سب سے یکم تک کہ
 نظر غور سے تہہ پد کا پایہ دیکھو
 منقبت میں مضامین صحیحہ کہ
 انضمام اور تھیں ہاؤ کی روایت کا کیا
 ایسے اشعار جو اس نگاہ سے لکھ کر کوئی
 شرط یہ کہ دونوں مضمون بھی اعلیٰ
 گہرا بھی ہو اور کلام عارفانہ کا بھی ہو
 لہذا اگر ہوا تو تم قصیدہ یہ ہے
 خوشنشان ہے قصیدہ یہ ہے جو کوئی

جیسے وہ لفظ تنہا یا کر ڈا کیا کہ شیک
 صرف تصنیف میں جو ہیں یا دوران
 شعورہ چھین ڈھونڈ کر نہیں کھجک
 اب کب ہر کی طرح جھین منوئی جھلک
 سنکے جا چھین جان کی جو روح
 جسکا شعر ہے تو اک شریہ پورا بند
 انہو قصیدہ میں کہ از بس درخشاں اند
 شرط یہ ہو کہ ہر روزہ ہو وہ ضرور
 ہم بزرگ اسکو کہیں گویا کہ چاک
 جس سے تاخیر ہو گیا سعادۂ منتفک
 نامہ تاریخی تصنیف عیاں ہو شیک

خاتمة الطبع

الحمد لله رب العالمین والصلوات والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ
 اجمعین۔ یہ مآئید بندہ پر گندہ خادم شعرائی کہن و نو محمد فضل علی
 مہتمم مطبع خدمت سراپا برکت ارباب بصیرت مین مدعا طراز
 خاتمہ طبع قصیدہ غوفشان کا پرواز سے راس الرؤس امیر الامراء
 ناظم مکتبنا شریعتا قدروا ان اہل جوہر رتبہ شناس ارباب ہنر
 جمیل المناقب طلیل المراتب خاتم و ہر برکی شہر شباب السید عباد
 الوحید عالجباب چودہری محمد سعید الدین حسین صاحب
 بیس کہیڑہ بزرگ مخلص پیچہ نے کیا قصیدہ فرمایا
 شعر و رنگ قبولیت دکھایا کہ مین ضعف فکر نہیج جزوبات
 وزرائد کا ذکر نہیں کیوں نہوشاعری مین کمال ہو جو رطب کا
 کچھ بحر حال ہے جناب مصنف کی جو کچھ توصیف کرواں قابل ہے

